

قال الله تبارك وتعالى

انما يخشى الله من عباده العلماء

قال رسول ﷺ من لم يهتم بما مور المسلمين فليس منا

تحفۃ الائمہ

﴿تالیف﴾

مولانا محمد عبدالعزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد

کتابت

نام کتاب	تختہ الائمہ
مؤلف	مولانا محمد عبدالعزیز غازی
طباعت اول	جنوری 2014ء
تعداد	1000
صفحات	
اصل قیمت	
رعایتی قیمت	
شعبہ نشر و اشاعت	ادارہ احیاء العلوم لال مسجد جامعہ سیدہ حفصہؓ اسلام آباد

﴿ ملنے کا پتہ ﴾

نوٹ: علماء کرام اور طلباء کے لیے خصوصی رعایت

☆	مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد 0333-5221278
☆	مکتبہ حسان غازی لال مسجد اسلام آباد 0301-5662734
☆	مکتبہ عائشہؓ جامعہ سیدہ حفصہؓ (مستورات کے لیے) 02-7/7 اسلام آباد
☆	مکتبہ ام عبدالرشید غازی جامعہ سیدہ حفصہؓ (مستورات کے لیے)
☆	مکتبہ ابواسامہ غازی جامعہ عبداللہ بن غازی رو جہان 0346-8401954
☆	مکتبہ علامہ عبدالرشید غازی شہید جامعہ سیدہ حفصہؓ 051-2828636 G-7/3-2
☆	مکتبہ سیدنا حسنؓ سمیٹی ڈیم روڈ، سیری چوک، بہارہ کبوا، اسلام آباد 0343-7351341
☆	مکتبہ علامہ عبدالرشید غازی شہید جامعہ سیدہ حفصہؓ لہتر اڑ روڈ ڈالرا اسلام آباد 0333-8554583
☆	مکتبہ حسان بن غازی شہید لال مسجد اسلام آباد 0301-5662734
☆	کتاب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی 051-5771798
☆	مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ رشیدیہ کینٹی چوک راولپنڈی
☆	مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ بک لینڈ کالج روڈ نزد لیاقت باغ راولپنڈی
☆	اسٹاکسٹ: ☆ مکتبہ علامہ عبدالرشید غازی شہید، جامعہ سیدہ حفصہؓ، جی سیون تھری ٹو اسلام آباد
	رابطہ نمبر: 0334-5225106 / 051-2316058

﴿ استدعا ﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق صحیح پوری احتیاط سے کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

☆ شکریہ ☆

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	امامت ایک عظیم منصب	۶
۲	امامت کے فضائل	۶
۳	قبہوں سے پرہیز	۷
۴	قبہوں اور بے فکری کے نقصانات	۷
۵	حضور ﷺ کی صفات ختمہ پیدا کریں	۱۱
۶	جوہر پیدا کریں	۱۳
۷	چند صفات اپنائیں	۱۳
۸	تجود کی طرف خصوصی توجہ دیں	۱۳
۹	درس قرآن و درس حدیث کا اہتمام	۱۴
۱۰	ایک غلطی	۱۵
۱۱	لوگوں کی تجود کو بہتر کریں	۱۵
۱۲	مسجد کے ساتھ مدرسے کا اہتمام	۱۶
۱۳	فائدہ	۱۷
۱۴	چند چیزوں سے احتیاط برتیں	۱۷
۱۵	لوگوں کی کڑوی کسلی برداشت کرنا	۱۸
۱۶	ایچھے مؤذن کا اہتمام	۱۹
۱۷	آذان کے بارے میں ایک بڑی غلطی	۱۹
۱۸	مسجد میں صفائی کا اہتمام	۱۹
۱۹	مستورات کے لئے درس قرآن کریم اور درس حدیث کا اہتمام	۲۰
۲۰	ایذاء مسلم سے بچئے	۲۱

۲۱	فتنہ پیدا کرنے سے بچنے	۲۱
۲۲	حضرت معاذ کا واقعہ	۲۲
۲۲	ہدیہ دینے کی سنت پر عمل کریں	۲۳
۲۲	مسجد میں چند شعبوں کا قیام	۲۴
۲۳	فائدہ	۲۵
۲۴	دارالعبیر کا قیام	۲۶
۲۵	دارالصلح کا قیام	۲۷
۲۵	دارالاشکایات	۲۸
۲۵	ظالم کو ظلم سے روکنا	۲۹
۲۶	بیت المال کا قیام	۳۰
۲۶	غریب لوگوں کا خیال رکھیں	۳۱
۲۶	علاقے کی صفائی کا خیال رکھنا	۳۲
۲۷	ڈسپنری کا قیام	۳۳
۲۷	دارالترویج کا قیام	۳۴
۲۸	ایک بڑی غلطی	۳۵
۲۸	دارالصنعت کا قیام	۳۶
۲۹	اکرام مسلم	۳۷
۳۰	مسجد میں کتب خانہ	۳۸
۳۰	عزائم بلند رکھیں	۳۹
۳۱	دارالتصنیف کا قیام	۴۰
۳۲	تعمیرات کے سلسلے میں چند گزارشات	۴۱
۳۳	آذان، اقامت اور نماز کا طریقہ سکھائیں	۴۲
۳۳	اللہ اکبر کہنے میں غلطی	۴۳

۴۴	سنت کے مطابق نماز وغیرہ کا طریقہ	۳۴
۴۵	غلط کاموں کے اڈوں کو بند کرنا	۳۵
۴۶	ایک لمحہ فکریہ	۳۵



امامت ایک عظیم منصب:

امامت ایک عظیم منصب کا نام ہے احادیث میں امامت کے بہت فضائل آئے ہیں آپ ﷺ اور خلفاء راشدین زندگی بھر امامت کرواتے رہے اس لئے ائمہ حضرات کو چاہیے کہ امامت کو اپنے لئے ایک بڑا اعزاز سمجھیں نماز میں قرآن مجید پڑھنے پر ہر حرف کے بدلے ایک سو نیکیاں ملتی ہیں ایک اندازے کے مطابق نماز میں کھڑے ہو کر ایک سپارہ پڑھا جائے یا سنا جائے تو دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور قرآن پڑھنے کا بھی یہی ثواب ہے اور سننے کا بھی یہی ثواب ہے اگر امام نے ایک سپارہ پڑھا تو اس کو بھی دس لاکھ نیکیاں ملی اور جتنے حضرات نماز میں شریک تھے ان سب کو بھی دس دس لاکھ نیکیاں ملی اور مقتدیوں کے لئے دس دس لاکھ نیکیوں کا وسیلہ امام بنا تو امام کا تمام مقتدیوں کی نیکیوں میں بھی حصہ ہوگا اس لئے امامت کے منصب کو اپنے لئے ایک بوجھ نہ سمجھیں اور بطور نوکری امامت نہ کریں بلکہ عظیم منصب اور اعزاز سمجھ کر امامت کریں۔

امامت کے فضائل واحکام:

حضور ﷺ والا درد اور غم اپنے اندر پیدا کریں۔ ائمہ حضرات کو چاہیے کہ وہ آپ ﷺ کے نائب اور وارث ہیں تو آپ والا درد اور غم اپنے اندر پیدا کریں ہمارے آقا حضور ﷺ ہمیشہ امت کے لئے غم زدہ اور پریشان رہتے تو ہم بھی اپنے اندر وہ درد اور غم پیدا کریں۔ انسانیت کی اصلاح کے لئے غمزدہ ہوں معاشرے میں ہونے والی اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانیوں پر غم زدہ ہوں اور جیسے آپ ﷺ لوگوں کی اصلاح کے لئے ہر وقت فکر مند ہوتے اور گھلتے رہتے تھے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسِكَ اَلَّا يَكُونُ نَوْمُ مَيِّمٍ۔ کیا آپ اپنے کو گھلا دیں گے اس بات پر کہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ہم بھی اپنے اندر یہ درد اور غم پیدا کریں کہ لوگ اسلام کی طرف کیوں نہیں آتے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے گناہوں

اور بد اعمالیوں کو کیوں نہیں چھوڑتے۔ رات کو اٹھ کر تہجد میں اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری کریں اور خوب روئیں اور لوگوں کی ہدایت کے لئے خوب دعائیں کریں۔

قہقہوں سے پرہیز:

ہمارے آقا حضور ﷺ ہمیشہ غم زدہ رہتے فکر مند رہتے اس لئے آپ ﷺ کو زندگی بھر گھر کے اندر اور باہر کسی نے قہقہہ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا قہقہہ بے فکری کی علامت ہے دل سے غم و وزن نکل جانے کی علامت ہے۔

امام غزالیؒ نے اخلاق رزیلہ میں ایک مذموم صفت یہ بھی نقل کی ہے کہ دلوں کا غم و وزن سے خالی ہو جانا جس کا دل غم و وزن سے خالی ہوگا تو اس کو انسانیت کی اصلاح کی فکر کم ہو جائے گی اس لئے اپنے دل میں خوب غم و وزن پیدا کریں ہمیشہ غم زدہ رہیں اور لوگوں کی دنیا اور آخرت کے سنوارنے میں خوب حصہ لیں۔

قہقہوں اور بے فکری کے نقصانات:

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ لَصَحَحْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَيَكُنَّ كَثِيرًا

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَثْرَةُ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَابْكُوا فَإِنَّ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کو پڑھا کرو اور رویا کرو پس اگر تم نہ روئے تو رونے کی کوشش کرو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ لِشَابِهٍ بَكَى لِهَرَمِهِ ، وَمَنْ ضَحِكَ لِبَغَاةٍ بَكَى

لِفَقْرِهِ ، وَمَنْ ضَحِكَ لِحَيَاتِهِ بَكَى لِمَوْتِهِ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنی جوانی میں ہنسے گا وہ اپنے بڑھاپے میں روئے گا جو شخص خوشحالی میں ہنسے گا وہ تنگدستی میں روئے گا اور جو شخص زندگی میں ہنسے گا وہ موت کے وقت روئے گا۔

قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا عَجَبًا مِنْ ضَاحِكٍ وَمِنْ وَرَائِهِ النَّارُ ، وَمِنْ مَسْرُورٍ مِنْ وَرَائِهِ الْمَوْتُ وَمَرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِشَابٍ يَضْحَكُ فَقَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ هَلْ جُرْتَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَبَيَّنَ لَكَ أَنَّكَ تُصِيرُ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَفِيمَ الضَّحِكُ؟ فَمَا رَوَى الشَّابُّ ضَاحِكًا بَعْدَ ذَلِكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ؛ مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَهُوَ يَضْحَكُ دَخَلَ النَّارَ وَهُوَ يَبْكِي ، وَمَدَحَ اللَّهُ تَعَالَى أَقْوَامًا بِالْبُكَاءِ فَقَالَ تَعَالَى ﴿وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ﴾.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو قہقہہ لگاتے ہیں جب کہ دوزخ ان کی تاک میں ہے اور تعجب ہے اس خوش ہونے والے پر جس کے پیچھے موت ہے ایک دفعہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک ایسے نوجوان شخص کے پاس سے ہوا جو ہنس رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو پل صراط سے گزر کر آیا ہے نوجوان نہ کہا نہیں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ تجھے معلوم ہے کہ تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں نوجوان نے جواب دیا نہیں یہ بھی نہیں جانتا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر تو قہقہہ لگا رہا ہے اس واقعہ کو بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِئَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثًا عَيْنٌ بَكَتُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى ،

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے تین

آنکھوں کے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی ہو دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف دیکھنے سے رک گئی ہو۔ اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینے کے لیے جاگی ہو۔

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ تَرَكَ فُضُولَ النَّظَرِ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
لِلْخُشُوعِ، وَمَنْ تَرَكَ الْكِبَرَ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلتَّوَاضُعِ، وَمَنْ تَرَكَ
فُضُولَ الْكَلَامِ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلْحِكْمَةِ، وَمَنْ تَرَكَ فُضُولَ الطَّعَامِ وَفَقَّ
اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلْحَلَاوَةِ الْعِبَادَةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمَزَاحَ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
لِلْبَهَاءِ، وَمَنْ تَرَكَ الضَّحْكَ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلْهِيبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ الرُّغْبَةَ
وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلْمُحِبَّةِ. يَعْنِي: إِذَا لَمْ يَرُغَبْ فِي أُمُورِ النَّاسِ أَحْبُوهُ.
وَمَنْ تَرَكَ التَّجَسُّسَ وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِإِصْلَاحِ عُيُوبِهِ، وَمَنْ تَرَكَ التَّوَهُّمَ
فِي صِفَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَقَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلنَّجَاةِ مِنَ الشَّكِّ وَالنِّفَاقِ.

ترجمہ: محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا گیا ہے وہ شخص جو فضول چیزوں پر نظر کرنا چھوڑ
دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خشوع عطا کرتا ہے اور جو شخص تکبر چھوڑ دیتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو تواضع
عطا کرتا ہے اور جو شخص فضول کلام چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو حکمت عطا کرتے ہیں اور جو شخص
زیادہ کھانا چھوڑ دیتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو عبادت کی حلاوت عطا کرتا ہے اور جو شخص مزاح
چھوڑ دیتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے عزت عطا کرتا ہے اور جو شخص ہنسنا چھوڑ دیتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اس کو رعب عطا کرتا ہے اور جو شخص طمع کو چھوڑ دیتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس سے لوگوں کی محبت عطا
کرتا ہے یعنی جب تم لوگوں کے مال کو طمع کی نظر سے نہ دیکھو گے وہ تمہارے غلوں کی وجہ سے تم
سے محبت کرنے لگے گے۔

قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ عَجِبْتُ لِمَنْ أُيْقِنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ، وَعَجِبْتُ
لِمَنْ أُيْقِنَ بِالنَّارِ كَيْفَ يَضْحَكُ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أُيْقِنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ

وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالنَّارِ كَيْفَ يَضْحَكُ ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْيَا وَتَقَلُّبِهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ بِالدُّنْيَا .

ترجمہ: بعض سلف نے فرمایا: مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جسے یقین ہے کہ موت آئے گی وہ کیسے خوش ہوتا ہے۔ اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے دوزخ کا یقین ہے وہ کس طرح قہقہہ لگا کر ہنستا رہتا ہے۔ اور مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ مل کر رہے گا پھر دنیا کی فکر میں کیوں مبتلا رہتا ہے۔ اور مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت دیکھ کر جو یہ جانتا ہے کہ دنیا زوال پزیر ہے پھر دنیا پر کیسے مطمئن ہوتا ہے۔

قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى : ضَحِكَ الْمُؤْمِنُ مِنْ غَفْلَتِهِ عَنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ وَلَوْ لَا غَفْلَتُهُ لِمَا ضَحِكَ

ترجمہ: ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمان کا قہقہہ لگا کر ہنسا اس کے آخرت سے غافل رہنے کی نشانی ہے اگر وہ غافل نہ ہوتا اس طرح کبھی نہ ہنستا

قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسَالَ فَرَحِ الْجَنَّةِ فَكُنْ فِي الدُّنْيَا حَزِينًا وَلَا تَكُنْ ضَاحِكًا مَسْرُورًا؟

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں جب تم جانتے ہو کہ جنت کی خوشیاں مل جائیں تو دنیا میں غم زدہ رہو اور ہسنے والے نہ بنو۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ كَثُرَ ضَحْكُهُ قَلَّتْ هَيْبَتُهُ وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: وہ شخص جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ شخص جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور جو زیادہ غلطیاں کرتا ہے اس میں حیاء نہیں رہتی۔ اور جس میں حیاء نہیں رہتی اس میں دین داری بھی نہیں رہتی۔

قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ السَّمُرَقَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِيَّاكَ وَضَحِكَ الْقَهْقَرَةِ

فَإِنَّ فِيهِ تَمَانِيَةً مِنَ الْآفَاتِ (أَوَّلُهَا) أَنْ يَذُمَّكَ الْعُلَمَاءُ وَالْعُقَلَاءُ . (وَالثَّانِي) أَنْ يَجْتَرِي عَلَيْكَ السُّفَهَاءُ وَالْجُهَّالُ . (وَالثَّالِثُ) أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ جَاهِلًا إِزْدَادَ جَهْلِكَ ، وَإِنْ كُنْتَ عَالِمًا نَقَصَ عِلْمُكَ ؛ لِأَنَّهُ رُوِيَ فِي الْخَبَرِ : (إِنَّ الْعَالِمَ إِذَا ضَحِكَ ضَحْكَةً مَعَ مِنَ الْعِلْمِ مَجَّةٌ) يَعْنِي رَمَى مِنَ الْعِلْمِ بَعْضُهُ . (الرَّابِعُ) أَنَّ فِيهِ نَسِيَانُ الذُّنُوبِ الْمَاضِيَةِ . (الْخَامِسُ) فِيهِ جُرْأَةٌ عَلَى الذُّنُوبِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ ؛ لِأَنَّكَ إِذَا ضَحَكْتَ يَقْسُو قَلْبَكَ . (وَالسَّادِسُ) أَنَّ فِيهِ نَسِيَانُ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهُ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ . (وَالسَّابِعُ) أَنَّ عَلَيْكَ وَزْرٌ مَنْ ضَحِكَ بِضَحْكَكَ (وَالثَّامِنُ) أَنَّهُ يَجْزِي بِالضَّحْكِ الْقَلِيلِ بُكَاءٌ كَثِيرًا فِي الْآخِرَةِ قَالَ تَعَالَى ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً مِمَّا كَانُوا يَعْسِفُونَ﴾

ترجمہ: ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص قہقہہ لگا کر ہنستا ہے آٹھ مصیبتیں اس پر پڑ جاتی ہیں۔ (۱) علماء اور عقلاء اس کی مذمت کریں گے (۲) بے وقوف اور جاہل لوگ اس پر جری ہو جائیں گے (۳) اگر تو جاہل ہے تو تیری جہالت زیادہ ہو جائے گی اور اگر تو عالم ہے تو تیرا علم ناقص ہو جائے گا (۴) بے شک وہ ماضی کے گناہوں کو بھول جائے گا (۵) اس میں مستقبل میں گناہ کرنے کی جرأت پیدا ہو جائے گی اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو سخت کر دیتا ہے (۶) وہ موت اور آخرت کے معاملے کو بھول جائے گا (۷) آپکے ہنسے کی وجہ سے جو ہنسے گا اس کے گناہ بھی آپ پر ہوگا۔ (۸) دنیا میں زیادہ ہسنے والے کو آخرت میں زیادہ رونا پڑے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔ انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ رویا کریں اور انہیں ان کی کارگزاریوں کا بدلہ ملے گا۔

حضور ﷺ کی صفات خمسہ پیدا کریں:

حضور ﷺ جب غار حرا سے پہلی وحی کے نزول کے بعد گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ بہت پریشان تھے آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھے کمل اوڑھا دو کچھ دیر آپ ﷺ نے

آرام فرمایا اور پھر حضرت خدیجہؓ سے کہا لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي مجھے اپنی جان کے بارے میں خوف معلوم ہو رہا ہے تو حضرت خدیجہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں میرے محبوب اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ میں پانچ صفات دیکھیں ہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ جو ان پانچ عظیم صفات کو اپنالے گا وہ کبھی رسوا نہیں ہوگا علماء کو چاہیے کہ ان پانچ صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ وہ پانچ صفات یہ ہیں۔

(۱) اِنَّكَ لَتَصِلَ الرَّحْمَ

”آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں“ اسلئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کریں آپ ﷺ یہ عظیم صفت اپنے اندر پیدا کریں۔

(۲) وَتَحْمِلُ الْكُلَّ

”اور آپ ﷺ ان لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں جو اپنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے“ علماء کو چاہیے کہ اس عظیم صفت کو اپنائیں اور زیادہ سے زیادہ غریبوں اور ناداروں کا بوجھ اٹھائیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اِنَّ الْمَعْمُوْنَةَ بِقَدْرِ الْمُنُوْنَةِ بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد بوجھ کے بقدر آتی ہے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی سے پیار فرماتے ہیں تو اوروں کا بوجھ اس پر ڈال دیتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم حضور ﷺ کے مہمانوں یعنی طلباء و طالبات کا بوجھ زیادہ سے زیادہ اٹھائیں ایسے ہی اپنے عزیز واقارب، علاقے کے غریبوں، ناداروں اور اسیروں کا بوجھ زیادہ سے زیادہ اٹھائیں۔ اور لوگوں کا دل خوش کریں اس میں میرا کتنا بچہ دل خوش کرنے کے فضائل پڑھیں۔

(۳) وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ

اور آپ ﷺ فقیروں اور ناداروں کے لئے محنت کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ جس شعبے میں بھی کام کرتا ہے اور اس سے اسکو روزی مل رہی ہے۔ تو وہ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ہی محنت نہ کرے بلکہ فکر یہ ہو کہ میں کما کر بھی غریبوں کو

عطا کروں گا۔

(۴) وَتُقْرَى الضَّيْفَ

اور آپ ﷺ مہمانوں کی مہمانوازی کرتے اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ مختلف طریقوں سے ہم اپنے مہمانوں کا اکرام کریں اور اس کے لئے میرے رسالے اکرام کیسے کریں کا مطالعہ کریں۔

(۵) وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

اور حق و سچ کے راستے پر چلنے والوں کے اوپر جب مصائب آتے تو انکی مدد فرماتے۔ اس لئے مجاہدین اور حق و سچ کے راستے میں چلنے والوں پر جب پریشانی آئے تو ان کے ساتھ تعاون کریں۔

جو ہر پیدا کریں:

حضرت ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے کہ لوگ کہتے ہیں کہ علم والوں کے قدردان اب نہیں رہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اب جو نہیں رہا۔ ائمہ حضرات کو چاہیے کہ یہ نہ سوچیں کہ اب ہم فارغ ہو گئے اور اب ہم نے زیادہ توجہ گھر اور بیوی بچوں کو دینی ہے ایسا نہ کریں بلکہ زیادہ توجہ اپنے اندر اعلیٰ صفات پیدا کرنے کی ہو اور لوگوں کے اندر اعلیٰ صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

چند صفات اپنائیں:

اپنے اخلاق کو حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ زندگی بھر یہ کوشش جاری رہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے اخلاق کریمانہ کی جھلک ہماری نجی اور اجتماعی زندگیوں میں آنی جائے نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے اخلاق کو ہم صرف بیانات تک محدود رکھیں۔

تجوید کی طرف خصوصی توجہ دیں:

آجکل کیسٹوں، سی ڈیوں، میموری کارڈ اور یو ایس بی میں قرآن کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اور روزانہ کچھ وقت نکال کر ان کو سنا کریں اور اپنے لہجے کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں تاکہ قرآن مجید کو حدر اور مشق میں اتنے اچھے انداز میں پڑھ سکیں کہ اپنا دل بھی خوش ہو جائے اور مقتدیوں کا دل بھی خوش ہو جائے۔ اور یہ محنت زندگی بھر جاری رہنی چاہیے۔ میری عمر تقریباً 53 سال کی ہو چکی ہے اور آج بھی حدر اور مشق میں بہتر سے بہتر پڑھنے کی کوشش جاری رکھی ہوئی ہے اللہم لک الحمد ولک الشکر۔

درس قرآن و درس حدیث کا اہتمام:

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ کہ بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے۔ ائمہ حضرات کو چاہیے کہ دین و دنیا کے اعتبار سے لوگوں کو خوب سے خوب نفع دیں مسجدوں میں درس قرآن، درس حدیث اور درس فقہ کا اہتمام کریں فجر کے بعد پانچ سے دس منٹ درس حدیث کا اہتمام اور عصر کے بعد درس فقہ کا اہتمام کریں اور مغرب کے بعد پندرہ سے بیس منٹ درس قرآن کا اہتمام ہو۔ درس حدیث کے لئے ریاض الصالحین، الترغیب والترہیب تنبیہ الغافلین اور اس طرح کی دوسری حدیث کی کتابوں سے درس دے سکتے ہیں۔ اور درس قرآن کے لئے معارف القرآن، تفسیر عثمانی، صفوة التفاسیر۔ درس قرآن اور درس حدیث میں یہ اہتمام کریں کہ جہاں صفات حمیدہ کا بیان آئے تو اس موضوع پر خوب تیاری کریں خوب تفصیل سے درس دیں تاکہ لوگ صفات حمیدہ سے مزین ہونے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

ایسے ہی جب اخلاق رزیدہ کا بیان آئے تو اس کو بھی تفصیل سے بیان کریں جیسے برا الوالدین کا ذکر آتا ہے تو اس کو تفصیل سے بیان کریں اسی طرح جہاں جنت اور دوزخ کا ذکر آئے تو اس کو خوب تفصیل سے بیان کریں جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں کا ذکر آئے اس کو تفصیل سے بیان کریں۔ اس میں میری کتاب (اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیاں) اور امام غزالی کی کتاب (الحکمة فی المخلوقات اللہ) یا اس کے ترجمہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی

جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر آئے تو اس موضوع کو خوب تفصیل سے بیان کریں اس میں میری کتاب (اللہ کی نعمتوں) سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ علماء اور بزرگوں کے بیانات موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے موبائل اور انٹرنیٹ کو اچھے کاموں کا ذریعہ بنائیں اپنے وہ بزرگ جو پاکستان میں یا پاکستان سے باہر ہوں تحقیق کر کے ان کے موبائل نمبر لیں اور پھر ان سے بات کریں کہ حضرت ہم فلاں وقت اپنی مسجد اور مدرسے میں آپ کا بیان کرانا چاہتے ہیں جب وہ وقت دے دیں تو موبائل کو سپیکر کے سامنے رکھ دیں اور بیان کرادیں اس طرح ہم ان بزرگوں کا بیان بھی کرا سکیں گے کہ شاید ویسے ان کا بیان سننا ہمارے لئے ممکن نہ ہوتا۔

ایک غلطی:

ایک بہت بڑی غلطی ائمہ حضرات یہ کرتے ہیں کہ صرف چند نمازیں پڑھا کر یا جمعہ کے دن تھوڑی سی تقریر کر کے جمعہ پڑھا کر یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد کا حق ادا ہو گیا اور اہل علاقہ کا حق ادا ہو گیا یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ محمد عربی ﷺ کے وارث ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم رات دن خوب محنت کریں۔ لوگوں کی تربیت کے حوالے سے علاقے کے تمام لوگوں کو قرآن مجید کا ترجمہ آجائے۔ ان کی نمازیں صحیح ہو جائیں وہ اسلام کے داعی مبلغ اور مجاہد بن جائیں۔ رات دن یہ سوچ ہو کہ کن کن طریقوں سے ہم لوگوں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت سارے ائمہ اس طرف توجہ نہیں دیتے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں میں امام اور خطیب کے لئے کوئی خاص محبت نہیں ہوتی اور پھر کسی بات پر امام کو نکال دیا جاتا ہے۔ تو پھر بعض ائمہ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ علماء کی قدر نہیں کرتے۔ تو اس کی وجہ عام طور پر یہی ہوتی ہے کہ بعض علماء نے کوئی خاص محنت دینی خدمات کے حوالے سے نہیں کی ہوتی اور زیادہ فکر اپنے گھر بیوی بچوں کی کرتے رہے ورنہ جو علماء اپنی مسجدوں میں خوب محنت کرتے ہیں تو ان علماء کے بارے میں کوئی یہ سوچتا بھی نہیں کہ ان کو نکال دیا جائے۔

لوگوں کی تجوید کو بہتر کریں:

ائمہ حضرات کو چاہیے کہ اہل علاقے کی تجوید کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کرتے

رہیں اور ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ حدراور مشق میں اچھے قراء کی کیٹیں سی ڈیاں یو ایس بی لے کر لوگوں کو کسی نماز کے بعد قرآن سنائیں اور سب سے کہیں کہ توجہ سے سنیں اور اس لہجے کو اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اگر مسجد کے ساتھ مدرسہ ہو تو مدرسے کے طلباء اور طالبات کو بھی صبح وشام تھوڑی دیر اچھے قراء کی تلاوت سنانے کا اہتمام کریں۔ اور اسی طرح سے حمد، نعت اور نظموں سنانے کا اہتمام کریں۔ اور بزرگوں کی تقاریر سنائیں۔

مسجد کے ساتھ مدرسے کا اہتمام:

آپ ﷺ نے مسجد نبوی قائم کی تو ساتھ ہی مدرسہ اصحاب صفہ قائم کیا مسجد کے ساتھ مدرسہ لازمی ہونا چاہیے مدرسے کے ذریعے نئی نسل کی دینی اور دنیاوی تربیت ہوتی رہتی ہے اس لئے پوری کوشش کریں کہ مسجد کے ساتھ مدرسہ کا قیام عمل میں لائیں۔ مسجد کمیٹی اور اہل علاقہ والوں کی ذہن سازی کریں کہ مدرسہ قائم ہوگا تو اس میں سینکڑوں بچے حافظ و عالم بنیں گے۔ جہاں جہاں دین پھیلائیں گے آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا اور صبح سے رات تک جو قرآن مجید کی تلاوت ہوگی پورے علاقے میں اس کے ذریعے سے خیر و برکتیں نازل ہوگی۔

جو ہم سے پہلے ہمارے عزیز واقارب آخرت کی طرف چلے گئے ہیں ان کے لئے بھی صدقہ جاریہ ہوگا اور اس کے ساتھ یہ بھی اہتمام کریں کہ مدرسے کے اندر کم از کم ایک درنہ زیادہ جتنا ممکن ہو اساتذہ کا اہتمام کریں۔

پوری کوشش کے باوجود مسجد کمیٹی والے اجازت نہ دیں تو قریب ہی کوئی مکان کرایہ پر لے لیں اور وہاں پر مدرسہ قائم کریں ہر عالم کی کوشش ہونی چاہیے کہ میں سینکڑوں ہزاروں حفاظ، علماء، عالما تیار کر کے محمد عربی ﷺ کے دین کے مبلغ، مجاہد، محدث اور مفسر تیار کروں گا حضور ﷺ نے فرمایا نَضَرَ اللَّهُ إِمْرَاءَ مَنْ سَمِعَ مَقَالََةَ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَذَّهَا كَمَا سَمِعَتْ اللہ تبارک و تعالیٰ اس انسان کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری باتوں کو سنتا ہے یاد کرتا ہے اور آگے پہنچا دیتا ہے۔

فائدہ:

آپ ﷺ نے کتنی پیاری دعا دی ہے اس انسان کو جو آپ ﷺ کی حدیثوں کو یاد کر کے آگے پہنچاتا ہے تو ذرا غور کیجئے جو خود بھی حدیثوں کو یاد کرے اور آگے پہنچائے اور سینکڑوں ہزاروں علماء، حفاظ اور عالماں پیدا کرنے کے لئے مدرسہ اور جامعہ بنا کر جائے۔ تو اس شخص کا اعزاز دنیا و آخرت میں کتنا ہوگا۔

چند چیزوں سے احتیاط برتیں:

ائمہ حضرات کو چاہیے کہ چند چیزوں سے احتیاط کریں کہ اس کے نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ گپ شپ کی محفلوں سے پرہیز کریں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ ہمیشہ غم زدہ رہتے امت کی اصلاح کے لئے ہمیشہ فکر مند رہتے اور راتوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے آہ و زاری کرتے دن کو تبلیغ اور جہاد کی محنت کرتے ان کی زندگیوں میں کہیں یہ نہیں ملتا کہ وہ بیٹھ کر گپ شپ لگاتے۔ زیادہ سے زیادہ کبھی کسی بات پر مختصر مزاح کر لیا تاکہ طبعیتوں میں نشاط اور انشراح پیدا ہو جائے۔

حضور ﷺ، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کی زندگیوں میں گپ شپ کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن آج بعض حضرات گپ شپ کی محفلیں لگاتے ہیں اور افسوس تو یہ ہے کہ بعض کھلی گپ شپ کے نام پر فحش گفتگو کرتے ہیں اس لئے ایسی محفلوں سے سخت احتیاط کرنی چاہیے۔

ائمہ حضرات کو چاہیے کہ زاہد بن کر رہیں اپنے ذاتی مسئلے میں حتی الامکان کسی سے نہ مانگیں جو تنخواہ مقرر ہو جائے اسی پر گزارہ کریں۔ اسی طرح لوگوں کے گھروں میں زیادہ دعوتوں پر جانے سے پرہیز کریں کہ اس کے بھی نقصانات ہوتے ہیں۔

اسی طرح مانگنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھی اور یہ کہا کہ یہ چادر تو بہت اچھی ہے کہاں سے ملتی ہے اور کتنے کی ملتی ہے یہ بھی ایک قسم کا سوال ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ دنیا کی چیزوں کی زیادہ تعریف نہیں فرماتے تھے اس لئے کہ دنیا کی

چیزوں کی زیادہ تعریف دنیا سے محبت کی علامت ہے اسی طرح کسی سے کہنا کہ ارے بھائی فلاں دن جو کباب یا فلاں دن جو گھی لے کر آئے تھے اس کا کوئی جواب نہیں بڑے مزے کا تھا۔ اس میں ایک قسم کا مانگنا پایا جاتا ہے اس لئے اس حدیث پر عمل کریں۔ اِذْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ دُنْيَاوَالُوں کے پاس جو مال و متاع ہے اس سے زہد اختیار کرو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

لوگوں کی کڑوی کیسلی برداشت کرنا:

بہت سارے ائمہ حضرات یہ غلطی کرتے ہیں کہ کسی نمازی نے کوئی سخت بات کہہ دی تو اسے سختی سے ڈانٹ دیتے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر جمعہ میں اس کے خلاف بیان کر دیتے ہیں۔ یہ ایک نامناسب طریقہ ہے۔ ائمہ حضرات کو حضور ﷺ کی زندگی سامنے رکھنی چاہیے آپ ﷺ نے دعوت تبلیغ کے راستے میں پتھر کھائے، گالیاں سنی تو ہم بھی اپنے اندر یہ حوصلہ پیدا کریں کہ اگر ہمارے آقا ﷺ نے اتنے بڑی شان رکھتے ہوئے دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں پتھر اور گالیاں برداشت کی اور لوگوں کے دکھ سے اور پھر بھی ان لوگوں کو دعائیں دی اور یہ کہا کہ ان لوگوں کو بخش دے یہ نہیں جانتے یہ لاعلمی میں سب کچھ کر رہے۔ تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم لوگوں کی اصلاح میں اس عظیم راستے کے اندر لوگوں کی کڑوی کیسلی برداشت کریں۔ آنے والے دین و دنیا کے سالکین کو جھڑکیں نہیں اور ہر ایک کو خوب محبت و شفقت دیں۔ میرے پاس بعض ایسے بھی لوگ آتے ہیں جو گھنٹوں بات کرتے ہیں اور ان کی بات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کی بات کا مقصد کیا ہے وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہیں لیکن میں ان کی دلجوئی کی خاطر ڈانتا نہیں اور ان کی بات سنتا ہوں کہ اس کا دل نہ ٹوٹ جائے۔ بعض ائمہ حضرات یہ غلطی کرتے ہیں کہ جس نمازی نے کوئی سخت بات کہہ دی اس کو ڈانٹ دیا جھڑک دیا پھر کسی موقع پر کسی نمازی نے کوئی بات کہہ دی اس کو جھڑک دیا اس طرح ایک بڑی تعداد نمازیوں میں ایسی جماعت بن جاتی ہے کہ جن کے دل امام سے دور ہو جاتے ہیں اور پھر کسی موقع پر امام سے غلطی ہوئی تو یہ سب امام کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات

تو امام کو مسجد سے نکال بھی دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ لوگوں کی کڑوی کیلی باتیں برداشت کریں اور کہیں اگر کسی سے کوئی سخت بات ہو بھی جائے تو بعد میں اس سے معذرت کر لیں تاکہ اس کا دل صاف ہو جائے۔

اچھے مؤذن کا اہتمام:

آذان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور بڑھائی کا اعلان ہے حضور ﷺ کی رسالت کا اعلان ہے تو چاہیے کہ پورے محلے اور علاقے میں یہ اعلان اچھے انداز میں پہنچے جب آذان اچھی آواز میں ہوگی تو نمازیوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی مسجد کمیٹی اور اہل علاقہ کو ترغیب دیں کہ جہاں دنیا کے کاموں میں بہت سارا پیسہ لگاتے ہیں اگر تھوڑی سی ہمت کر لیں اور ایک اچھا مؤذن جس کی آواز اچھی ہو اور قراءت بھی اچھی ہو اسکو رکھ لیں تاکہ آذان بھی اچھے انداز میں ہو سکے۔ اور اگر مدرسے میں الگ مدرس نہ ہو تو اس مؤذن کو کچھ اضافی تنخواہ دے کر بچوں کو پڑھانے کے لئے بھی مقرر کر دیا جائے۔

آذان کے بارے میں ایک بڑی غلطی:

آذان کے بارے میں ایک بڑی غلطی عمومی طور پر یہ پائی جاتی ہے کہ اکثر مساجد میں مساجد کے متولی یا کمیٹی کے صدر یا رکن یا اور کوئی بوڑھا نمازی آذان دیتا ہے جس کے نہ تلفظ صحیح ہوتا ہے اور نہ لہجہ صحیح ہوتا ہے۔ یہ آذان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے جیسے امامت کے لئے مسئلہ ہے کہ امامت وہ کرائے جو اقراء ہو تو ایسے ہی مؤذن کے لئے یہ کوشش کریں آذان وہ دے جو سب سے اچھی آواز والا ہو۔

مسجد میں صفائی کا اہتمام:

حدیث میں آتا ہے الطہارۃ نصف الایمان پاکیزگی نصف ایمان ہے مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کریں۔ مسجد بڑی ہو تو اس کے لئے باقاعدہ سے خادم رکھے جائیں۔ مسجد کے رنگ و روغن کا اہتمام کیا جائے وضوء خانے اور باتھ روموں کی صفائی کا اہتمام کیا جائے باتھ

روموں میں اکثر کوئٹیاں اور ٹوٹیاں خراب ہو جاتی ہیں تو وقتاً فوقتاً کوئٹیوں اور ٹوٹیوں کو ٹھیک کرانے کا اہتمام کیا جائے۔ مسجد اگر کسی سڑک کے کنارے واقع ہو جس پر لوگ سفر کرتے ہو وہاں اہتمام کریں کہ مستورات کے لئے الگ جگہ ہوا لگ باتھ روموں اور وضوء خانوں کا اہتمام کیا جائے اور ایسی مساجد کے بارے میں کوشش کی جائے کہ یہ چوبیس گھنٹے کھلی رہیں تاکہ لوگ سفر کرتے ہوئے مسجد میں نماز پڑھ سکیں خصوصاً مستورات نماز پڑھ سکیں اور قضاء حاجت بھی کر سکیں عمومی طور پر مستورات کو اس سلسلے میں سفر کے دوران بڑی مشکل پیش آتی ہے ان کی یہ تکلیف دور کرنے پر مسجد کے متولی، کمیٹی اور دیگر حضرات کو بڑا ہی اجر ملے گا حدیث میں آتا ہے کہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِذْ خَالَ السُّرُورِ فِي الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ” بہترین عمل فرائض کے بعد مؤمن کا دل خوش کرنا، اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مؤمن کا دل خوش کرنا اس کی پریشانی کو دور کر کے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس کو قضاء حاجت کا تقاضہ ہوا اور کوئی جگہ نہ ہو تو کتنی سخت پریشانی ہے اور مستورات کے لئے تو زیادہ مسئلہ ہوتا ہے اس لئے سڑک کے کنارے مساجد کے نگرانوں سے گزارش ہے کہ مسجد چوبیس گھنٹے کھلی رہے اور مسجد کے اندر ایک دو خادم رکھے جائیں جو مسجد اور باتھ روموں کی صفائی کرتے رہیں چاہے مجبوری کے درجے میں باتھ روموں پر تھوڑی سی رقم رکھ دیں جو لوگوں سے وصول کی جائے۔ اور مسجد کی دونوں جانب سڑک پر ایک ایک کلومیٹر کے فاصلے پر مسجد کا بورڈ لگا دیا جائے اور یہ بھی لکھ دیا جائے کہ مسجد میں مستورات کے لئے نماز وضوء کا اہتمام موجود ہے۔

مستورات کے لئے درس قرآن کریم اور درس حدیث کا اہتمام:

آپ ﷺ کے دور میں مستورات مسجد میں آیا کرتی تھیں اور مسجد میں درس قرآن اور درس حدیث سے مستفید ہوتی بعد میں چونکہ دینی تعلیمات گھر گھر عام ہو گئی تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس پر پابندی لگا دی کہ عورتیں مسجدوں میں نہ آئیں۔

بندہ کی ناقص رائے میں آج پھر جاہلیت کا ایک دور آ گیا اور دین سے لوگ بہت دور

ہو چکے ہیں اس لئے مساجد میں اب دوبارہ عورتوں کو آنے کی اجازت دینی چاہیے تاکہ وہ دینی تعلیمات سے مستفید ہو سکیں۔

آج میڈیا، اخبارات اور رسائل پر اکثر ان لوگوں کا قبضہ ہے جو دین سے دور ہیں اس لئے میڈیا، اخبارات اور رسائل کو تعلیم و تربیت کے بجائے لوگوں کے اخلاق و کردار تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مردوں کے پاس وقت نہیں کہ وہ عورتوں کے پاس بیٹھ کر دینی تعلیم دے سکیں اس لئے بندہ کی رائے میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائے بلکہ ان کے لئے الگ جگہ کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ درس قرآن اور درس حدیث سے مستفید ہو سکیں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ہفتے پندرہ دن یا مہینے میں چھٹی کے دن مستورات کے لئے درس قرآن و درس حدیث یا بیان کا اہتمام کیا جائے۔

ایذاء مسلم سے بچئے؛

مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے یعنی اس کے کسی عمل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اس لئے علماء کرام کو چاہیے کہ مسجد کے سپیکر کو اس حد تک استعمال کریں جس حد تک ضرورت ہے نمازوں اور بیان کے اندر آواز کو اتنا رکھیں کہ آواز مسجد کے اندر رہے اور نمازیوں تک محدود رہے اور جلسے وغیرہ انتہائی مختصر رکھیں کہ مغرب کے بعد شروع ہو کر دو یا تین گھنٹوں میں ختم ہو جائیں اس میں بھی آواز باہر نہ جائے اس لئے کہ باہر بوڑھے بھی ہوں گے اور بچے بھی ہوں گے اور مریض بھی ہوں گے بعض بچوں نے اپنے اسباق یاد کرنے ہوں گے اور بعض ایسے تھکے ہارے کام سے آئیں گے کہ ان کو آرام کی ضرورت ہوگی اس لئے خدا راہ پر وگراموں کو مختصر رکھیں اور آواز کو محدود رکھیں اور اس سلسلے میں میرا رسالہ جلسوں اور تقریبات کے سلسلے کی گزارشات کا مطالعہ کریں۔

فتنہ پیدا کرنے سے بچئے؛

آج اللہ معاف کرے بعض آئمہ دین میں فتنہ پیدا کر رہے ہیں کہ رات دو تین بجے

تک جلسے کروانا شروع کر دیتے ہیں بیانات اور نعتوں کی آوازیں دور تک جاتی ہیں اور اس طرح پورے محلے والوں کو ستاتے ہیں اور اگر جب کوئی کچھ کہے تو کہتے ہیں کہ آپ دین کے مخالف ہیں تو میرے بھائیو! دین کا کوئی مخالف نہیں ہے یہ تو دین کا حکم ہے کہ آپ آواز کو آہستہ رکھیں تاکہ لوگ تنگ نہ ہوں۔

حضرت معاذ کا واقعہ:

حضرت معاذ کا واقعہ نہیں سنا کہ انہوں نے عشاء کی نماز میں زیادہ لمبی تلاوت کرنی شروع کی تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ کو ڈانٹا اور کہا کہ اے معاذ تم دین میں فتنے پیدا کر رہے ہو اتنی لمبی نماز پڑھاتے ہو مختصر نماز پڑھاؤ آپ ﷺ نے یہ بات اس لئے کہی کہ بعض اوقات جماعت میں مریض اور حاجت والے لوگ ہوتے ہیں اور ان کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ حالانکہ حضرت معاذ نماز میں قرآن ہی تو پڑھتے تھے مگر آپ ﷺ نے لمبی تلاوت سے منع کیا کہ لوگوں کو تکلیف ہوگی ایسے ہی لمبے جلسوں سے لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے احتیاط کرنی چاہیے۔

ہد یہ دینے کی سنت پر عمل کریں:

حدیث میں آتا ہے ہد یہ دیا کرو اس سے محبت میں اضافہ ہوگا تو علماء کرام کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کو اور متعلقین کو حسب توفیق ہد یہ دیتے رہا کریں کسی کو کتابیں کسی کو شیخ کسی کو چائے پلا دی۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو دین سے دور ہوں یا مخالفت کریں اس سنت پر عمل کرنے سے لوگوں میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

مسجد میں چند شعبوں کا قیام:

اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق دے تو مسجد میں ہمت اور حوصلہ کر کے چند شعبوں کا قیام عمل میں لائیں۔

(۱) دارالافتاء:

جہاں کوشش کر کے ایک دو مفتی حضرات کی تقرری کر دیں اور اوقات بھی مقرر کر دیں تاکہ لوگوں کو مسائل کے پوچھنے میں آسانی ہو۔

(۲) دارالتعویذ:

دارالافتاء کو ہی دارالتعویذ بنائیں۔ آج کل لوگ بہت ہی پریشان ہیں۔ مسائل اور مصائب بڑھ چکے امراض زیادہ ہو گئے ہیں۔ لوگ عاملوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں غلط قسم کے اور شدہ باز قسم کے عاملوں کی بہتات ہے وہ لوگوں کے مالوں اور ان کی عزتوں پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں اس لئے علماء کرام کو چاہیے کہ مساجد میں دارالتعویذ بھی قائم کریں۔ اور بہشتی زیور، اعمال قرآنی اور دیگر عملیات والی کتابوں سے جو بزرگوں نے لکھی ہیں۔ ان کتابوں سے لوگوں کو تعویذ دیں۔ اور ساتھ ساتھ لوگوں کو اعمال صالحہ کی طرف متوجہ کریں اور اعمال بد سے بچنے کی تلقین کریں۔ یہ نہ سوچیں کہ ہم تو گناہ گار ہیں۔ ہمارے تعویذ دینے سے کیا ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے تعویذ دے دیں شفاء عطا کرنے والی ذات اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے۔

فائدہ:

ایک علاقے میں بدعتیہ لوگوں کی کثرت تھی مشورے سے وہاں ایک مدرسہ کھولا گیا۔ مدرسے کے ناظم صاحب نے شکایت کی کہ یہاں کے لوگ بدعتیہ ہیں اور مدرسے کی شدید مخالفت کرتے ہیں تو میں نے ناظم صاحب سے عرض کیا کہ یہاں تعویذات کا کام شروع کریں اس سے علاقے والوں پر اثر پڑھے گا۔ مدرسے کے ناظم جو میرے شاگرد بھی تھے کہنے لگے میرے دم میں کیا اثر ہوگا۔ میں نے کہا آپ کام تو شروع کریں اللہ تبارک و تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے انہوں نے کام شروع کیا پھر انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ میرے پاس علاقے کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ یہاں ایک شخص ہے جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اور وہ چلنے پھرنے سے عاجز ہو چکا ہے اور اس کے جسم سے بدبو آ رہی ہے تو حضرت ناظم صاحب ان کے گھر گئے اور دم کر کے آگئے گھر والے ایک دو دن بعد آگئے تو انہوں نے بتایا کہ الحمد للہ دم سے کافی افادہ

ہوا ہے آپ دوبارہ تشریف لے آئیں وہ چند دن دم کے لئے جاتے رہے اور دم کرتے رہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں شفاء عطاء فرمادی۔ اور کچھ دن بعد وہ چلتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں آئے ایسے ہی ایک عورت کے دماغ میں رسولی تھی اور اس کو جھٹکے لگتے تھے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا ناظم صاحب نے کچھ دن دم کیا تو اس عورت کو بھی افاقہ ہو گیا ان دونوں واقعات سے پورے علاقے میں یہ خبر پھیل گئی کہ مولانا صاحب کے دم سے لا علاج مریضوں کو افاقہ ہو گیا تو ایک بڑی تعداد دم کرانے کے لئے آنے لگی جو بعد میں مدرسے کے معاون بن گئے۔

دارالتعبیر کا قیام:

دارالافتاء والاارشاد میں دارالتعبیر کا قیام بھی عمل میں لائیں جہاں لوگوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر بتلائی جائے آپ ﷺ صبح نماز کے بعد پوچھا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بتلاتا آپ ﷺ اس کی تعبیر بتاتے۔ آپ ﷺ نے خواب کو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ قرار دیا آپ کی نبوت کے تیس سال زندگی میں چھ ماہ خواب کے ہیں معلوم ہو کہ اچھے خواب ایک اچھی چیز ہے ان کو اہمیت دینی چاہیے۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں باقاعدہ باب اور کتابیں قائم کی ہیں کتاب التعبیر کے عنوان سے بہت سارے علماء نے تعبیر پر تحقیقی کتابیں لکھی جیسے تعبیر الرؤیا اچھی کتاب ہے ان کتابوں کو سامنے رکھیں اور اس کا خوب مطالعہ کریں اور اس کا جواب دیں آج کل عمومی طور پر علماء کرام اور مفتیان کرام خوابوں کو اہمیت نہیں دے رہے کوئی خواب پوچھے تو نعوذ باللہ یوں کہتے ہیں کیا خوابوں کے پیچھے لگ گئے ہو کوئی کام کی بات پوچھو۔ یہ بہت ہی نامناسب طریقہ ہے خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہیں خوابوں کا جواب خوب تحقیق سے دیں مطالعہ کر کے دیں اور اگر کوئی واضح تعبیر سمجھ میں نہ آئے اور اتنا معلوم ہو کہ خواب اچھا ہے تو اتنا تو کہیں کہ خواب اچھا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے گا اور اگر برا خواب معلوم ہو تو ان کو کہیں کہ توبہ واستغفار کریں، صدقہ کریں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

دارالصلح کا قیام:

ایسے ہی دارالافتاء والارشاد میں دارالصلح بھی قائم کریں جو لوگوں کے آپس کے جھگڑوں میں صلح کرائے قرآن وسنت کے مطابق فیصلہ یا صلح کرائیں قرب وجوار کے علماء کو تھوڑی سی تنخواہ دے کر دارالصلح میں بٹھائیں جو اعزازی طور پر کام کرنا چاہے تو بھی اچھی بات ہے۔ کیونکہ صلح کرنا بہت ہی اچھی بات ہے اور اسی طرح سے معززین علاقہ کو بھی دارالصلح کا حصہ بنائیں۔ آج کل لوگ عدالتوں میں چھوٹے چھوٹے کیسوں میں کئی کئی سال تک خوار ہوتے رہتے ہیں اور عام طور پر وکلاء نے اپنی فیس اتنی مہنگی کر دیں ہیں کہ جو لوگوں کے دسترس سے باہر ہیں۔

دارالشکایات:

دارالافتاء والارشاد میں ایک شعبہ دارالشکایات کا قائم کریں جہاں اہل علاقہ اپنے مسائل لے کر آئیں تو اس کو ایک رجسٹر میں درج کر لیا جائے اور پھر علماء کرام اور معززین علاقہ مل کر اس کو حل کیا کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو کسی انسان کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت میں اسکی پریشانیوں کو دور کریں گے آج امت مسلمہ پریشانیوں کا شکار ہے۔ غریبوں کا کوئی پرسان حال نہیں غریب تھانے اور عدالتوں میں جانے سے گھبراتا ہے اگر ہم لوگوں کے مسائل کو سنیں اور پھر جماعت بنا کر تھانے چلے جائیں اور اس کا مسئلہ حل کر دیں اگر کسی وڈیرے، چوہدری، خان، نواب اور سردار نے کسی غریب کی زمین یا دکان پر قبضہ کر لیا ہے تو ایک وفد بنا کر وڈیروں سے ملیں اور غریب کا مسئلہ حل کریں۔ ظالموں کے ظلم کے آگے مضبوط دیوار بن جائیں۔

ظالم کو ظلم سے روکیے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ رَأَى مَظْلُومًا فَلَمْ

يُنْصُرْهُ (الديلمی)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيْهِ

يَذِيهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ. (أبو داود)
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتَ أُمَّتِي لَا يَقُولُونَ لِلظَّالِمِ مِنْهُمْ:
 أَنْتَ ظَالِمٌ فَقَدْ تُؤَدِّعُ مِنْهُمْ (الترمذی)

بیت المال کا قیام:

اس کے ساتھ آئمہ حضرات سے یہ گزارش ہے کہ اگر ہو سکے تو مسجد میں ایک بیت المال قائم کر دیں اور لوگوں سے یہ کہیں کہ آپ کے پاس جو زائد از ضرورت چیزیں ہیں وہ بیت المال میں جمع کروادیں اس آیت پر عمل کریں ویسٹلو تک ماذا یففقون زائد از ضرورت برتن، کپڑے، جوتے، رضائیاں، دوائیاں جو گھروں میں ضائع ہوتے رہتے ہیں جو بھی مال ہوا سکو جمع کروادیں اور وقتاً فوقتاً چیزیں گھروں میں دیکھتے رہا کریں جو چیز بھی اضافی ہو اس کو بیت المال میں جمع کروادیں تاکہ وہ بوقت ضرورت کام آسکے۔

غریب لوگوں کا خیال رکھیں:

پھر علاقے والوں کے مشورہ سے علاقے کے غریب لوگوں کی فہرستیں بنائی جائیں خوب تحقیق کر کے اور پھر جو غریب لوگ ہوں بیوہ ہوں ان کا اس بیت المال سے تعاون کیا جائے اور پھر اہل علاقہ سے یہ بھی گزارش کریں کہ جہاں آپ اپنے گھروں کی ماہانہ خریداری کرتے ہیں وہاں پر ان غریب لوگوں کا بھی خیال کریں اور ماہانہ ان غریب لوگوں کے لئے بھی کچھ اشیاء خرید کر اس بیت المال میں جمع کریں جیسے آٹا، چینی، دالیں، گھی اور پتی وغیرہ۔

علاقے کی صفائی کا خیال رکھنا:

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ سارے محلے والوں کو جمع کر کے یہ مشورہ کریں کہ آج ہم نے صفائی کرنی ہے اور اس دن پورے علاقہ کی صفائی کر دیں۔ ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے کہ عام طور پر 14 اگست کے موقع پر کھربوں روپے لٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور چودہ اگست کے موقع پر چراغاں ہوتا ہے اور ڈھول ڈھمکے ہوتا ہے اور پٹاخوں پر پوری قوم اربو

ں روپے خرچ کرتی ہے اور اگر اس ہی رقم سے وہ یہ عہد کر لیں کہ ہم مسجد مدرسہ اور اسکول کارنگ کر دیں گے شیشے لگا دیں گے اور ہسپتال میں فلاں چیز لے دیں گے تو یہ ملک بہت ہی جلدی ترقی کرے گا اور ہم اگر ہر سال ان عظیم موقعوں پر اپنے اس پیسے کو جائز مصرف پر خرچ کریں تو یہ ہماری قوم کی خوش بختی ہوگی۔

ڈپنسری کا قیام:

پھر یہ کریں کہ پورے علاقہ کے لوگوں کے ساتھ ملکر ایک ڈپنسری قائم کر دیں اور اس ڈپنسری کو اپنی مدد آپ کے تحت چلائیں اور اس کے اندر دوائیاں ڈال دیں اور اگر علاقہ کی غریب عوام آئے تو ان کا مفت علاج کریں اگر گنجائش نہ ہو تو صرف ادویات ہی کے پیسے لے لیں اور ساتھ صرف ڈپنسری کی پانچ، دس روپے فیس لے لیں اور اس میں ایک ڈپنسر رکھ لیں اور اس کو ماہانہ دس، بارہ ہزار روپے تنخواہ دے دیں یا اس کو جزوقتی رکھ لیں جو کہ تین، چار ہزار میں بھی مل جائے گا اور اگر جو غریب لوگ ہوں تو ان کو مسجد کے امام صاحب یا کمیٹی کا کوئی فرد ایک چٹ جاری کر دے کہ یہ شخص غریب ہے اور اس سے ڈپنسری کی فیس نہ لی جائے اور اگر پورے ملک میں یہ چھوٹی چھوٹی ڈپنسریاں قائم کی جائیں تو ہسپتالوں میں رش بھی کم ہو جائے گا اور عوام کا بھلا بھی ہو جائے گا۔

دارالترویج کا قیام:

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مہم بھی چلائیں کہ علاقہ میں جو عورتیں بیوہ یا مطلقہ ہوں تو لوگوں کو ترغیب دے کر ان کی شادی کروائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ بیوہ اور مطلقہ کے ساتھ شادی کرنا آپ ﷺ کی سنت ہے آپ ﷺ نے کل تیرہ شادیاں کی جو مجھے یاد پڑتی ہیں تو ان میں سے صرف ایک کنواری تھی اور باقی تمام بیوہ اور مطلقہ تھیں اگر محمد عربی ﷺ بیوہ اور مطلقہ سے شادی کر کے ان کا سہارا بن سکتے ہیں تو ہمیں بھی سہارا بننا چاہیئے اور عورتوں کو بھی یہ ترغیب دیں جو کہ بیوہ یا مطلقہ ہو جاتی ہیں اور سوچتی ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں اچھا شوہر ملے گا کہ نہیں تو ان سے یہ کہیں کہ وہ یہ نہ سوچیں اگر حضرت خدیجہ بھی یہی سوچ لیتیں تو ان کو عظیم مقام اور مرتبہ نہ ملتا حالانکہ وہ دوشوہر

وں سے جدا ہو چکی تھیں۔ تیسری شادی کتنی عظیم برکت والی ہوئی کہ حضور ﷺ کا سارا خاندان انہی مبارک ہستی سے چلا اللہ تبارک و تعالیٰ زندگی کے کسی حصے میں برکت دے سکتا ہے۔

ایک بڑی غلطی:

آج بہت سارے علماء اور دیگر حضرات جب ان کی عمریں بڑی ہو جاتی ہیں تو وہ چھوٹی چھوٹی کنواری بچیوں سے دوسری شادی کر لیتے ہیں یہ بہت ہی نامناسب طریقہ ہے دلیل یہ دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تریپن سال کے بعد کئی شادیاں کی ان میں حضرت عائشہؓ بھی تھیں جو کنواری تھیں ان حضرات سے گزارش ہے کہ اگر حضور ﷺ کی سنت زندہ کرنی ہے تو ہونا یہ چاہیے کہ ہم پچیس سال کی جوانی میں چالیس سالہ بیوہ مطلقہ سے شادی کریں تاکہ معلوم ہو کہ ہم میں قربانی کا جذبہ ہے آپ ﷺ نے اپنی جوانی دو عمر رسیدہ عورتیں جو آپ ﷺ سے عمر میں کافی بڑی تھیں ان کے ساتھ گزاری اور جب آپ ﷺ کی عمر تریپن سال سے متجاوز ہوئی تو آپ ﷺ دینی ضرورت کے تحت زیادہ شادیاں کی اور پھر آپ ﷺ اس عمر میں بھی جوان تھے اس لئے اگر شادی کرنی ہے تو کسی بیوہ اور مطلقہ سے کریں جب ایک شادی کنواری سے کر لی ہے تو اب آپ ﷺ کی دوسری سنت زندہ کریں اور مطلقہ اور بیوہ کا سہارہ بنیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مدرسہ چلانا ہے اس لئے ہم دوسری شادی کر رہے ہیں تو یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے اگر دل میں شوق اور جذبہ ہو تو بیوی کا عالمہ ہونا ضروری نہیں ہے ایسے بھی علماء موجود ہیں جن کی بیویاں عالمہ نہیں تھیں انھوں نے محنت کر کے انہی بیویوں کو علم سکھایا اور وہ بیویاں مدارس چلا رہی ہیں اس لئے علماء کو چاہیے اس غلط طرز کی حوصلہ شکنی کریں۔

دارالصنعت کا قیام:

مسجد میں اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ آپ کے پاس اگر اللہ نے توفیق دی ہے اور چند کمرے موجود ہیں تو ان میں دارالصنعت قائم کریں تو محلہ کے غریب بچوں کو کوئی ہنر سکھائیں اور ساتھ ساتھ دو تین گھنٹے ان کو دین کی تعلیم دیں اور اسمیں کوئی جزوقتی ہنر والے رکھ لیں اور ان کو تھوڑا بہت

معاوضہ دیتے رہیں اور اس طرح یہ بچے چند ہنر سیکھ جائیں گے۔ جب آپ ان کو کوئی ہنر سکھا دیں گے تو آپ کیلئے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ وہ اب اس ہنر کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے روزی کمائیں گے اور یہ آپ کے لئے بڑے درجے کی بات ہوگی تو اس ليے ہر مسجد والے یہ کوشش کریں کہ ہم نے پورے ملک کو اور پوری مساجد میں ہنر سکھانے کا کام کرنا ہے جیسے آپ ﷺ کے پاس ایک بھیک مانگنے والا سائل آیا تو اس نے آپ ﷺ سے بھیک مانگی تو آپ ﷺ نے اس کو کہا کہ تمہارے پاس کوئی چیز گھر پر ہے تو اس نے کہا کہ یا رسول ﷺ میرے پاس گھر میں ایک درہم موجود ہے تو آپ ﷺ نے اس کو کہا کہ جاؤ لے آؤ تو وہ صحابہؓ گئے اور لے آئے تو آپ ﷺ نے اس کو آدھے درہم کا گھر کے لئے سامان خرید کر دیا اور آدھے درہم کی اس کو کلہاڑی خرید کر دی اور خود اپنے ہاتھ سے اس کو دستہ ڈال کر دیا اور پھر اس کو فرمایا کہ جاؤ اور اپنی محنت مزدوری کرو اور کماؤ اور الحمد للہ اس نے یہ کام شروع کیا تو اللہ نے اس کے گھر میں فروانی دے دی اور اس ليے ہمیں چاہیے کہ ہم اس کام کو پوری امت تک پہنچائیں اور بے روزگاری کو ختم کریں تو انشاء اللہ یہ طریقہ بہت مؤثر ثابت ہوگا تو آپ دیکھیں کہ جاپان، چین وغیرہ نے اس پر بہت محنت کی اور پوری دنیا میں وہ چھا گئے اس لئے ہمارے ذمہ دنیا کی بھی محنت ضروری ہے اور آخرت کی بھی محنت ضروری ہے تو اس ليے اہل مدارس اور اہل مسجد اس کی فکر فرمائیں تو اس لئے ساتھ ساتھ پوری قوم کو ترغیب بھی دی جائے کہ ہنر کے بہت فوائد ہیں۔

اکرام مسلم کرنا:

آئمہ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مسجد کو لوگوں کے ليے دین و دنیا کے نفع کے کام کا ذریعہ بنائیں صحابہ کرام لوگوں کو دین کا ہی نفع نہیں دیتے تھے بلکہ وہ لوگوں کو دنیا کا بھی نفع پہنچاتے تھے اور وہ غریبوں کا کام بھی کیا کرتے تھے حضرت ابو بکرؓ ایک بوڑھی عورت کے گھر میں جا کر اس کے برتن بھی دھویا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے اپنی بیوی کو بطور دائی کے لیکر جا رہے ہیں ایک اجنبی مسافر کے گھر میں بچے کی ولادت میں تعاون فرما رہے ہیں تو اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ

بھی علاقہ کے غریب لوگوں کے پاس جائیں اور ان کی ضرورتوں کا خیال کریں اور حسب توفیق ان کا تعاون کریں۔

مسجد میں کتب خانے کا اہتمام:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسجد کے ساتھ کچھ کمرے عطا فرمائے ہوں یا جگہ موجود ہو تو کمروں کا اہتمام کر کے ایک کتب خانے کا اہتمام کریں جس میں اسلامی کتب رکھی جائیں مثلاً مغرب تا عشاء یا مغرب تا رات دس بجے اور کسی صالح نوجوان کو اس کا نگران مقرر کر کے اس کا مناسب وظیفہ مقرر کر دیا جائے اور اگر حالات اجازت دیں تو ایک کتب خانہ مسجد کے ساتھ بنایا جائے جس میں فروخت کے لیے کتب دستیاب ہوں اس میں دینی لٹریچر رکھ دی جائیں ساتھ تسبیح، ٹوپی، مسواک، رومال وغیرہ رکھ دی جائیں اگر یہ کتب خانہ کل وقتی نہ کھل سکتا ہو تو جز وقتی بھی کھول دیا جائے ہم نے جامعہ فریدیہ میں اسی ہزار سے مکتبہ فریدیہ کا افتتاح کیا تھا اب اس سے کئی کروڑ روپے کی اسلامی کتب سستے داموں مسلمانوں تک پہنچ گئیں ہیں اور اس وقت بھی بیس لاکھ روپے کی کتابیں کتب خانے میں موجود ہوں گی ایسے ہی آپ بھی شروع کریں اگر پندرہ بیس ہزار کیوں نہ ہو ایک دن آئے گا دہشت بڑا مکتبہ بن جائے گا کتب خانے میں آپ خود بھی بیٹھ کر دینی کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور آنے والوں کو بھی اسلام کی باتیں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور نعمتوں پر گفتگو کر کے اپنے اور ان کے ایمان میں اضافہ کر سکتے ہیں کتب خانے میں نفع کم سے کم لیں اصل نفع دین ہی کا حاصل کریں اسلامی کتب گھر گھر پہنچنے گی تو آپ ہی کا فائدہ ہوگا۔

عزائم بلند رکھیں:

ایک عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے عزائم کو بلند رکھے جتنے عزائم بلند ہوں گے اتنا ہی دین کا کام زیادہ ہوگا۔ بعض حضرات بندہ کو یہ کہتے ہیں کہ آپ نے پانچ ہزار طلباء اور طالبات رکھے ہوئے ہیں یہ تعداد بہت زیادہ ہے اور آپ کو کافی مشکلات کا سامنا ہے تو بندہ یہ عرض کرتا ہے کہ بندہ کی خواہش تو یہ ہے کہ پانچ لاکھ یا پانچ کروڑ طلباء ہونے چاہیے۔

دارالتصنیف کا قیام:

مسجد اور مدرسے میں دارالتصنیف قائم کریں۔ اور اس میں انٹرنیٹ بھی لگا دیں کچھ علماء مل کر دارالتصنیف میں مضامین لکھیں جن کی امت کو ضرورت ہو اور پھر انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف اخبارات کو میل کر دیں دارالتصنیف میں اخبار بھی لگائیں اور ان کی تصاویر پر مار کر پھیر دیں اور پھر اخبارات کو پڑھیں اور جو مضمون اسلام کے خلاف ہو اس کا رد اچھے انداز میں لکھیں اور اخبارات کو میل کریں ایسے ہی ہر مہینے کے جو اہم واقعات ہیں دینی حوالے سے یا کسی صحابی یا بزرگ کی ولادت یا وفات کے حوالے سے تو اس پر مضمون لکھ کر اخبارات کو میل کریں۔ اگرچہ شرعی طور پر دن کی کوئی حیثیت نہیں لیکن چونکہ اخبارات اس بھانے مضمون چھاپ دیتے ہیں۔ اس لئے کسی کی ولادت یا وفات پر مضمون لکھنے میں حرج نہیں۔ اسی طرح کسی تاریخ کو کوئی غزوہ یا شرعی حکم نازل ہوا اس حوالے سے مضمون لکھیں یا مثلاً عیدین یا رمضان کا موقع آ رہا اس حوالے سے مضمون لکھیں یا کسی دن لوگ غیر شرعی رسومات کرتے ہیں اس حوالے سے مضمون لکھیں۔ اور ان مضامین کو مختلف اخبارات اور رسائل کو میل کریں۔ آسانی کے لئے ایک نقشہ یہاں دے رہے ہیں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ایسے ہی مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں کے لئے چھوٹے چھوٹے کتابچے تحریر کریں مثلاً تحفۃ الکلاء، تحفۃ ڈاکٹر، تحفۃ تاجر، تحفۃ ڈرائیور، تحفۃ القاضی، تحفۃ پولیس، تحفۃ افسران، تحفۃ الوالد، تحفۃ الولد، تحفۃ الام، تحفۃ الطالب، تحفۃ الاستاد، تحفۃ کسان ان سب میں مختصر انداز میں انسانیت کی خدمت کے فضائل مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے فضائل تحریر کرنے کے ساتھ انہی شعبوں کے لوگوں کے لئے جو شرعی احکام ہیں کو مختصر تحریر کریں اور اس کو چھپوا دیں اور اسی طرح انٹرنیٹ پر بھی ڈال دیں۔

اسی طرح انبیاء علیہ السلام، صحابہ کرامؓ، مفسرین، محدثین، فقہاء، مجاہدین کے حوالے سے ان کی سیرت پر مختصر مضمون یا کتابچے تحریر کریں اردو کے ساتھ زبانوں میں یہ چیزیں تحریر کریں

اور اخبارات کو ای میل کریں مثلاً انگریزی، عربی، چائنی، جرمنی، جاپانی، فارسی اور ان کتابچوں کو انٹرنیٹ پر بھی ڈال دیں۔

اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ساتھ اس کو کمپیوٹر میں اس طرح سے ریکارڈ کریں کہ کوئی اچھا قاری قرآن پڑھے اور آپ کو جو زبان آتی ہے اس زبان میں بہت ہی مختصر ترجمہ اور تفسیر ریکارڈ کر دیں اور اس کی سیڈیاں بنالیں اور انٹرنیٹ پر بھی ڈال دیں تاکہ وہ بہت سارے لوگ جو پڑھ نہیں سکتے وہ سن کر استفادہ کر لیں گے۔ ایسے ہی حدیث کی کوئی کتاب مثلاً ریاض الصالحین کوئی ایک ساتھی اچھی آواز میں پڑھ کر ریکارڈ کرے اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی ریکارڈ کر دیں۔ ایسے ہی بچوں کے لئے مختلف زبانوں میں اسلامی کہانیاں کمپیوٹر میں ریکارڈ کریں اور اس کی سی ڈیز بنادیں تاکہ بچے اپنی اپنی زبانوں میں اسلامی کہانیاں سنیں اور ان کی اسلامی تربیت ہو سکے۔

تعمیرات کے سلسلے میں چند ضروری گزارشات:

جب بھی مسجد مدرسہ مکان بنانے کا ارادہ کریں تو پہلے اس کا نقشہ بنائیں ضروری نہیں کہ کسی نقشہ نویس سے بنوائیں خود ہی بنا سکتے ہیں پہلے زمین کی پیمائش کر لیں اس کے بعد کاغذ لے کر پینسل سے نقشہ بنائیں کھڑکیاں اور دروازوں کی جگہ متعین کریں تاکہ جو کمی کوتاہی ہو اس کو پینسل سے ہی ٹھیک کر دیا جائے عام طور پر بغیر سوچے سمجھے جلد بازی میں مسجد مدرسہ اور مکان کی تعمیر شروع کر دیتے ہیں بعد میں اندازہ ہوتا ہے فلاں فلاں غلطیاں ہو گئی ہیں۔ اگر مسجد مدرسہ کے اطراف میں جگہ ہو تو مسجد مدرسہ اس طرح بنائیں کہ توسیع کے وقت پرانی عمارت توڑنی نہ پڑے۔ عمارت میں خوب اچھی کھڑکیوں اور روشن دانوں کا اہتمام کریں اگر فی الوقت رقم نہ ہو تو کھڑکیوں اور روشن دانوں پر ترپال ڈال دیں یا ان جگہوں کو اینٹوں کی چنائی مٹی کے ساتھ کر کے بند کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو مسجد مدرسہ کی عمارت کالموں اور بیروں پر کھڑکی کریں تاکہ توسیع کی صورت میں نقصان کم سے کم ہو پرانی عمارت توڑنی نہ پڑے۔ اگر مسجد مدرسہ کے اطراف میں

زمین ہو تو کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ زمین مسجد اور مدرسے کے لئے حاصل کریں۔ اس لئے کچھ سالوں بعد توسیع کی ضرورت اکثر پیش آ جاتی ہے۔ اور یہ بھی کوشش کریں کہ مسجد اور مدرسے کے طلباء کو مسجد مدرسے سکول مکان وغیرہ بنانے کا نقشہ اور تعمیر کی ضروری ہدایات پڑھادیا کریں۔ اور مختلف نقشے مسجد مدرسے مکان طلباء سے بنوایا کریں۔ اگر یہ چیزیں سکولوں کالجوں اور مدرسوں میں اہتمام سے پڑھائی جائیں اور نقشے بنوائے جائیں تو لوگوں کو تعمیرات میں مشکل پیش نہ آئے۔

اذان، اقامت اور نماز کا طریقہ سکھائیں:

ایک بڑا لمحہ فکریہ یہ ہے کہ مدارس میں بہت ساری وہ چیزیں طلباء پڑھائی جاتی ہیں جس کی شاید امت کو ضرورت زیادہ نہ ہو لیکن بعض وہ چیزیں جن کی زندگی میں لمحہ بالمحہ ضرورت پیش آتی ہے ان کی طرف توجہ نہیں ہے مثلاً آذان اقامت نماز وغیرہ کا طریقہ۔ بہت سارے علماء آذان اور اقامت صحیح نہیں کہہ سکتے ایسے ہی نماز میں اللہ اکبر، سمع اللہ من حمدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ صحیح طریقے پر کہنے سے قاصر ہوتے ہیں اس لئے علماء کرام کو چاہیے کہ ان چیزوں کو چھوٹا نہ سمجھیں اور یہ بھی نہ سوچیں کہ یہ چھوٹی چیزیں ہیں طلباء خود ہی سیکھ لیں گے اگر آپ ایک جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آٹھ سال مدرسوں میں پڑھنے والے اکثر علماء مذکورہ چیزوں کو صحیح طور پر ادا کرنے سے قاصر ہیں اس لئے طلباء کو باقاعدہ اہتمام کے ساتھ آذان و اقامت سکھائیں جب وہ تھوڑے بڑے ہو جائیں تو ان سے آذان دلوائیں اسی طرح اللہ اکبر، سمع اللہ من حمدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ باقاعدہ اہتمام سے طلباء اور نمازیوں کو سکھلائیں۔

اللہ اکبر کے کہنے میں غلطیاں:

بعض حضرات اللہ کی الف کو لمبا کر دیتے ہیں جس سے استفہام کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض حضرات اکبر کی با کے بعد الف بڑھادیتے ہیں ایسے ہی بعض حضرات سمع اللہ من حمدہ کی ح کے بعد الف بڑھادیتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ اسی طرح کی بہت ساری غلطیاں بعض ائمہ حضرات ان جملوں کی ادائیگی میں کرتے ہیں وجہ یہی ہے کہ مدارس میں ان الفاظ کی صحیح ادائیگی پر

کوئی خاص توجہ نہ دی گئی۔

اسی طرح بعض آئمہ یہ غلطی کرتے ہیں کہ سجدے کے بعد انھوں نے بیٹھنا ہے لیکن وہ اللہ اکبر لمبی کہہ دیتے ہیں سارے مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے اس صورت میں جب کہ سجدے کے بعد بیٹھنا ہو تو اللہ اکبر مختصر کہیں اسی طرح بعض آئمہ یہ غلطی کرتے ہیں کہ سجدے کے بعد انہوں نے کھڑا ہونا ہے تو اللہ اکبر کو بہت مختصر کہہ دیتے ہیں اور اکثر نمازی بیٹھ جاتے ہیں خصوصاً وہ نمازیں جو دور ہوتے ہیں اس لئے آئمہ حضرات کو دچاہیے کہ وہ خود بھی اہتمام کریں کہ سجدے کے بعد بیٹھنا ہو تو مختصر اللہ اکبر کہیں اور اگر کھڑا ہونا ہو تو اللہ اکبر کو تھوڑا لمبا کہہ کے کہیں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو ایسے ہی عیدین میں پہلی تین تکبیریں الگ آواز میں کہیں اور چوتھی تکبیر جس میں رکوع میں جانا ہے اس کو ذرا الگ آواز میں کہہ لیں تو لوگوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ اب کیفیت بدل گئی ہے۔

سنت کے مطابق نماز وغیرہ کا طریقہ:

آئمہ حضرات کو چاہیے کہ وضو، تیمم، غسل، نماز اور حج اور شادی بیاہ کے مسنون طریقے طلباء اور نمازیوں کو بتلاتے رہیں اس لئے ساتھ سونے اور کھانے کے آداب مختلف محفلوں میں ضرور بیان کریں خصوصاً کوئی ضیافت کی محفل ہو تو اس میں کھانے کے آداب بیان کریں لوگ کھانا بہت ضائع کرتے ہیں زیادہ ڈال لیتے ہیں اور پھر کھایا نہیں جاتا اور کھانا پلیٹوں میں ضائع ہو جاتا ہے اور اس مسئلہ میں شرمائیں نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے ہمیں دین کی بات کہنے میں کسی مقام پر بھی کوئی عار نہیں ہونی چاہیے نہ ہی ڈرنا چاہیے۔

ایسے ہی آئمہ حضرات کو چاہیے کہ شادی بیاہ کی ایسی محافل جس میں مرد و عورت بغیر پردے کے ایک جگہ ہوں اور وہاں گانے باجے ہوں تو ہیں فوراً ان چیزوں کو ختم کرنا چاہیے یا یہ کہ خود وہاں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے بعض علماء یہ غلطی کرتے ہیں کہ ایسی محفلوں میں بیٹھے رہتے ہیں جو کہ شرعاً جائز نہیں۔

غلط کاموں کے اڈوں کو بند کرائیں:

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو تم میں سے برائی کو دیکھے وہ ہاتھ سے روکے افضل درجہ یہی ہے کہ ہم برائی کو ہاتھ سے روکیں اگر ہمارے قرب و جوار میں بے حیائی فحاشی کا اڈہ ہے تو علاقے کے سارے علماء معززین سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں یہ اڈہ کیسے ختم ہو سکتا ہے اگر ہمارے گھروں اور مدرسوں کے خلاف کوئی کھڑا ہو تو ہم ہمت کر کے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو اسی طرح اگر ہم فکر مند ہو جائیں تو بے حیائی اور فحاشی کے اڈے بند ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی غریب پر کوئی طاقت والا ظلم کر رہا ہو تو علاقے کے علماء اور معززین مل کر اس کا حل بھی نکالنے کی کوشش کریں احادیث میں مسلمانوں کی پریشانیاں دور کرنے اور ان کا دل خوش کرنے کے فضائل بتلائیں۔ اسی طرح علماء کرام کو چاہیے کہ وہ وقت نکال کر بازاروں میں جائیں اور لوگوں کو تجارت کے شرعی بنیادوں پر کرنے کے فضائل اور فوائد بتائیں اور تجارت میں جہاں جہاں کمزوریاں نظر آئیں ان کمزوریوں پر تاجروں کو متوجہ کریں۔ اور جن چیزوں میں تحقیق کی ضرورت ہو تو مفتیان کرام سے تحقیق کر کے پھر لوگوں کو متوجہ کریں۔

ایک لمحہ فکریہ:

قرآن اور حدیث کو خصوصی توجہ دیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بے حساب عظمتوں اور رفعتوں والی ہے ایسے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرآن بھی بے حساب عظمتوں اور رفعتوں والا ہے اور قرآن مجید میں رشد و ہدایت کے وہ سمندر پنہاں ہیں اس علم کے عظیم سمندر سے موتی لے کر پوری دنیا کو سنوارا جاسکتا ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ مدارس دینیہ میں قرآن مجید کو اتنی توجہ نہیں دی جا رہی جس کا وہ مستحق ہے قرآن مجید کو چند فقہی اختلافی مسائل کی بحث تک محدود کر دیا گیا ہے مدارس سے فارغ ہونے والے طلباء کا اگر ایک عمومی جائزہ لیا جائے تو اکثر یہ فضلاء قرآن صحیح پڑھنے سے عاجز ہیں قرآن مجید کا ترجمہ نہیں آتا نماز میں قرآن کہاں سے شروع کرنا ہے اور کہاں ختم کرنا ہے اس کے

بارے میں اکثر فضلاء کو یہ معلوم نہیں قرآن مجید کا ترجمہ ان اساتذہ کو دیا جاتا ہے جن کی استعداد نسبتاً کمزور ہو۔ قرآن مجید کے لئے مجموعی طور پر گھنٹے کم رکھے گئے ہیں اور ان گھنٹوں میں بھی چند فقہی اختلافی مباحث پر بحث کرنے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جب کہ اخلاق حمیدہ جو دوسو سے زائد ہیں اور اخلاق رزیلہ جو ڈیڑ سو سے زائد ہیں ان پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ حالانکہ یہی اخلاق حمیدہ کا حصول فرض ہے اور اخلاق رزیلہ سے نجات فرض ہے لیکن اس فرض کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے کبھی طلباء کی کاپیاں لے کر ذرا اس کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ زیادہ بحثیں فقہی اختلافی مباحث کی کی گئی ہیں جب کہ اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی بحث شاذ و نادر ہی ملے گی یہی حال حدیث کا بھی ہے جس میں اخلاق حمیدہ کا ایک سمندر ہے ایک ایک لفظ سے رشد و ہدایت کے چشمے نکلتے ہیں لیکن اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں یہاں بھی زیادہ وقت انہی فقہی اختلافی مباحث کو ملتا ہے اور دوسرے نمبر پر توجہ محدثین کے الفاظ کو ملتی ہے مثلاً امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں کوئی لفظ لائے یا کوئی لفظ چھوڑ دیا اس پر لمبی لمبی بحثیں کی جاتی ہیں توجیہات کی جاتی ہیں اس میں بزرگوں کے اقوال لائے جاتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے جو ارشادات فرمائے ان کو وہ توجہ حاصل نہیں ہوتی کہ آپ نے یہ لفظ ارشاد فرمایا تو اس سے ہمیں کیا ہدایت ملتی ہے اسی طرح جب اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی احادیث آتی ہیں تو ان کا صرف ترجمہ کر دیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو ترجمے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس سے فارغ ہونے والے اکثر علماء اخلاق حمیدہ اور اخلاق رزیلہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔

.....☆☆.....

محمد طیب سیرین ۲۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ